نزع و قبر کی

سختیاں

15th Shaban 1442 / 29-March-2021

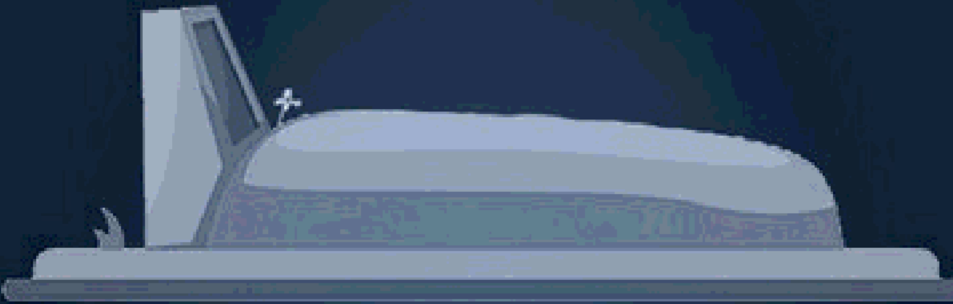

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اجتماعِ شَبِ براءَت کا بیان 1442ھ،(29مارچ2021ء)

نزع و قبر کی سختیاں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...شَبِ بَرَاءَت کے فضائل

✿...خواجہ بہاءُ الدِّین زکریا ملتانی رَحمۃُ اللہِ علیہ کی رِقَّت انگیز حکایت

✿...نزع اور قبر کی سختیاں

✿...روزِ محشر کا رقَّت انگیز تصور

✿...بزرگانِ دین کی خوفِ خدا پر مبنی سبق آموز حکایات

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی مسجد میں داخِل ہونے کی سَعادت پائیں، اعتکاف کی نیت ضرور فرمائیں، نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، دِل ہی میں نیت کر لیجئے کہ میں اعتکاف سے ہوں، آپ معتکف ہو گئے، دِل میں نیت حاضِر ہوتے ہوئے زبان سے بھی دُہرالینا زیادہ اچھا ہے، چاہے اپنی مادری زبان میں ہی کہہ لیجئے: میں نے سُنّت اعتکاف کی نیت کی۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری، افطار، آبِ زم زم شریف پینا، دم کیا ہوا پانی پینا، یہ سب اُسی صُورت میں جائز ہوتے ہیں جب کہ اعتکاف کی نیت پہلے سے کی ہوئی ہو، اگر کھانا سامنے آگیا تو اب اعتکاف کی نیت نہیں ہو سکے گی۔ البتہ عبادت کی نیت سے اب بھی ہو سکتی ہے، لہٰذا عِبادت کے لئے اعتکاف کی نیت اب بھی کر لیں، کچھ ذِکْر و اَذکار کر لیں، مثلاً 12 مرتبہ درود شریف پڑھ لیں، اب چاہیں تو کھا، پی یا سو سکتے ہیں۔

درود پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو (یعنی زینت دو، خوب صُورت کرو) کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا روزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔ (1)

(1)... جامع صغیر، صفحہ: 280، حدیث: 4580۔

تیری اِک اِک ادا پر اے پیارے
سَو درودیں فدا، ہزار سلام
رَبِّ سَلِّم کے کہنے والے پر
جان کے ساتھ ہوں نثار سلام
وہ سلامت رہا قیامت میں
پڑھ لئے جس نے دِل سے چار سلام[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں بھی کر لیتے ہیں کہ حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیّات اَعْمَال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[2]

مثلاً نیت کیجئے: ۞ نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ۞ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے، عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جتنی دیر ہو سکا دوزانو یعنی التحیات کی شکل میں بیٹھوں گا ۞ ضرورتاً سِمَٹ، سرک کر دوسروں کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ۞ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ۞ گھورنے، جھڑکنے، اُلجھنے سے بچوں گا ۞ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر مسلمانوں سے سلام کروں گا، ہاتھ ملاؤں گا اور انفرادی کوشش کر کے نیکی کی دعوت پیش کروں گا۔ مزید بھی اپنے اپنے حَسْبِ حال اچھی اچھی نیتیں کی جا سکتی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آج شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی 15 وِیں رات یعنی شَبِ بَرَاءَت ہے، آج نجات پانے کی رات ہے، آج بھلائیوں والی رات ہے، آج برکتوں والی رات ہے، آج عظمتوں والی رات ہے، رحمتوں کی چھما چھم برسات ہے، آج مغفرت والی رات ہے، آج جہنّم

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 170-171۔
2 ...بخاری، کتاب: بدءُ الْوَحی، صفحہ: 65، حدیث: 1۔

سے چھٹکارے کی رات ہے، اس رات رَبِّ کائنات اپنے بندوں پر خوب رحمتیں نازِل فرماتا ہے، آج دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، آج روزی تقسیم ہونے کی رات ہے، اس رات میں رزق کی برکت کے لئے جو دُعا مانگی جائے، قبول ہوتی ہے، سال بھر کے رزق کا آج کی رات فیصلہ ہوتا ہے، آج کی رات وہ عظیم رات ہے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب شعبان کی درمیانی (یعنی 15 وِیں) رات آئے تو اس رات قیام (یعنی عِبادت) کرو، دِن کو روزہ رکھو، بے شک اس رات سُورج غروب ہوتے ہی اللہ پاک اپنی شایانِ شان آسمانِ دُنیا پر تجلّی فرماتا اور ارشاد فرماتا ہے: ۞ اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ ہے کوئی مجھ سے مغفرت مانگنے والا کہ میں اُسے مُعاف کر دوں ۞ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهٗ ہے کوئی رِزْق مانگنے والا کہ اسے رزق عطا کروں ۞ اَلَا مُبْتَلًى فَاُعَافِيَهٗ ہے کوئی پریشان حال کہ میں اس کی پریشانی دُور فرماؤں، ہے کوئی ایسا، ہے کوئی ایسا، طُلُوعِ فجر تک یُوں ہی اِعْلان ہوتا رہتا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! آج دوزخ سے چھٹکارے کی رات ہے، حدیثِ پاک کے مطابق اس رات بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر گنہگاروں کو جہنّم سے آزاد کر دیا جاتا ہے،[2] بنو کلب عرب کا ایک قبیلہ تھا، کتابوں میں لکھا ہے: یہ لوگ بہت زیادہ بکریاں پالتے تھے۔[3]

سُبْحٰنَ اللہ! ایک بکری کے جسم پر کتنے بال ہوتے ہیں، کون اس کی گنتی کر سکتا ہے؟ معلوم ہوا آج کی رات ہزاروں، لاکھوں بلکہ کروڑوں لوگوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

---

1 ...ابن ماجہ، صفحہ: 225، حدیث: 1388۔

2 ...اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب، صفحہ: 351، حدیث: 11۔

3 ...مِرْقاۃ شرح مشکوٰۃ، کتابُ الصَّلاۃ، جلد: 3، صفحہ: 339، حدیث: 1299۔

مغفرت کا ہوں تجھ سے سُوالی
مجھ گنہگار کی التجا ہے
نارِ دوزخ سے مجھ کو اماں دے
کر دے رَحمت مری التجا ہے

پھیرنا اپنے دَر سے نہ خالی
یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے
مغفرت کر کے باغِ جِناں دے
یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ہم نے سُنا! آج کی رات اللہ پاک لاکھوں لاکھ بندوں کی مغفرت فرما کر انہیں دوزخ سے آزادی عطا فرما دیتا ہے مگر آہ! کتنا بدنصیب ہے جو آج بھی اپنی مغفرت نہ کروا پائے۔ حدیثِ پاک میں ہے: 6 لوگ ہیں، جن کی اس رات بھی بخشش نہیں ہوتی: **(1):** شراب کا عادی، **(2):** ماں باپ کا نافرمان، **(3):** زِنا کا عادی، **(4):** رشتے توڑنے والا، **(5):** تصویر بنانے والا، **(6):** اور چغل خور۔ [2]

بعض روایات کے مُطابِق ❁ کاہِن (یعنی نجومی) ❁ جادُو گر ❁ تکبر کے ساتھ پاجامہ یا تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے ❁ مسلمان سے بلا اجازتِ شرعی بُغض و کینہ رکھنے (یعنی دِل میں دُشمنی چھپانے) والے بھی اس رات مغفرت کی سَعادت سے محروم رہتے ہیں۔ [3]

الامان والحفیظ! اللہ پاک ہم سب کو ان تمام گُناہوں سے محفوظ فرمائے اور آج کی رات مغفرت و بخشش کی نعمت عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

آئی شَبِ براءَت، یہ ہے برکتوں کی رات
لطف و کرم کی رات ہے، یہ رحمتوں کی رات

❶... وسائلِ بخشش، صفحہ: 136۔
❷... فضائلُ الاوقات، صفحہ: 33، حدیث: 36۔
❸... آقا کا مہینا، صفحہ: 11۔

بارانِ فضل ہوتا ہے اس شب کو ہر گھڑی	خوش بخت ہے جسے ملی یہ عظمتوں کی رات
جو چاہتے ہو، تم کو کرے گا خدا عطا	اس کی عنایتوں کی ہے یہ نعمتوں کی رات
غم کا علاج آج کی شب دستیاب ہے	یہ جاں فزا ہیں ساعتیں، یہ فرحتوں کی رات
کر لو مرض کے واسطے رب سے دُعا ابھی	یہ ہے شفا کی رات، یہ ہے راحتوں کی رات
دامن بڑھاؤ مانگ لو خیراتِ مغفرت	اے عاصیو! ہے جلوہ نما رافتوں کی رات
راضی کرو تمام جو ناراض تم سے ہیں	صلح وصفا کی رات ہے، یہ قُربتوں کی رات

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آج کی رات پٹاخے پھوڑنے کی رات نہیں ہے، موٹر سائیکلوں پر وَنْ ویلنگ کرنے، اُودھم مچانے، کھیلنے، کُودنے، شور مچانے، ہنگامہ آرائی کرنے، ہوائی فائرنگ کرنے، پیسے اور وقت کو آگ لگانے، بچوں کو آتش بازی کا سامان دِلوا کر اُن کی عادات خراب کرنے کی رات نہیں بلکہ **آج کی رات عِبادت کی رات** ہے۔

آج رات تو وہ رات ہے کہ اس سال میں آئندہ شب براءَت تک جو مرنے والے ہیں اُن کی بھی لسٹ تیار ہوتی ہے، خُدا جانے ہماری قسمت میں کیا لکھ دیا جائے، خدانخواستہ ہم کھیل کُود میں لگے ہوئے ہوں اور اِدھر ہمارے حق میں کچھ کا کچھ لکھ دیا جائے تو کیا بنے گا؟ آج عِبادت کی رات ہے، آج کی رات عبادت ہی میں گزارنی چاہئے۔ پٹاخے پھوڑنا، آتش بازیاں کرنا، ہنگامہ آرائی کرنا، یہ ہمارا کام نہیں ہے، ہمارا کام ہے: اللہ پاک کو، اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو راضی کرنا اور آج اللہ پاک کو راضی کرنے ہی کی رات ہے، آج سچی توبہ کرکے اللہ پاک کو منانے، اس سے صلح کرنے کی رات ہے۔

کِشتِ اُمّید پہ ہے فَضْلِ خُدا آج کی رات	ہر طرف چھائی ہے رحمت کی گھٹا آج کی رات

کس قدر جوش پہ ہے حق کی عطا آج کی رات
پائیں گے سارے طلب سے بھی سِوا آج کی رات
مغفرت ڈھونڈتی پھرتی ہے گنہ گاروں کو
مہرباں کتنا ہے بندوں پہ خُدا آج کی رات
کوئی محروم نہ رہ جائے زمیں پر سائل
آسمانوں سے یہ آتی ہے صدا آج کی رات
آج کی رات نہ غفلت میں گزاری جائے
رَبِّ اکبر کی کرو حمد وثنا آج کی رات

اللہ پاک آج کی اس بابرکت رات کے صدقے ہم سب کو مغفرت کی خیرات نصیب فرمائے، سچی توبہ کی توفیق ملے، گناہوں سے نفرت ہو، نیکیوں کی کَثْرت ہو، اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم کی رضا آج کی رات ہم سب کو نصیب ہو جائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کا خوف

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ اس نے یہ رحمتوں، مغفرتوں والی رات ہمیں عطا فرمادی، اُس کی رحمت ہو جائے، محبوبِ رحمٰن، سلطانِ دوجہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نَظَرِ عِنَایت ہو جائے تو شاید ہم گنہگاروں کی بخشش کی کوئی صُورت بَن جائے، ورنہ مُعَاملہ بہت نازُک ہے۔ شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کون واقف نہیں...! آپ چھٹی صدی ہجری کے مشہور و معروف بزرگ ہیں، بہت بلند رُتبہ عالم، عابِد، زاہِد، متقی، پرہیز گار اور ولیٔ کامِل تھے، ایک مرتبہ آپ پر خوفِ خُدا کا اتنا غلبہ ہوا کہ آپ حجرہ شریف میں داخِل ہوئے، دروازہ بند کیا اور سجدہ میں گر کر توبہ واستغفار کرنے لگے، آنکھوں سے آنسو جاری تھے، خوفِ خُدا سے سینہ اُبَل رہا تھا، اتنا روئے، اتنا روئے کہ مُصَلّٰی آنسوؤں سے تر ہو گیا، آپ کے صاحبزادے اور مریدین اچانک اس

حالت سے سخت پریشان ہوئے، حضرت بہاء الدین زَکَرِیّا ملتانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تڑپ تڑپ کر رونے کی آوازیں سب کے سینے چیر رہی تھیں، دِل دہل رہے تھے، صاحبزادے اور مُرِیدِین بار بار حجرہ شریف کے دروازے پر دستک دے رہے تھے، التجائیں کر رہے تھے: عالی جاہ! دروازہ کھولئے! مگر شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زَکَرِیّا ملتانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے کہ خوفِ خُدا میں غرق، سب سے بے نیاز، چیخ چیخ کر روئے ہی جا رہے تھے، آخر کار آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پوتے شاہ رُکنِ عالم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بلایا گیا، حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے پوتے سے بہت محبت فرماتے تھے، شاہ رُکنِ عالم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دروازے پر دستک دی اور 2، 3 مرتبہ زور سے پکارا: دادا جان! دروازہ کھولئے...!! اب حضرت شیخ الاسلام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُٹھے، دروازہ کھولا، شاہ رُکنِ عالم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اندر آنے کی اجازت ملی۔

شاہ رُکنِ عالم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اندر پہنچے اور دیکھ کر حیران رِہ گئے کہ رَو رَو کر حضرت شیخ الاسلام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آنکھیں سُوج چکی ہیں، ان پر وَرَم آگیا ہے، آپ اتنا روئے، اتنا روئے کہ آنسو ختم ہو گئے اور اب ان مبارک آنکھوں سے خون کے قطرے ٹپ ٹپ گر رہے ہیں۔ یہ دِل دہلا دینے والا منظر دیکھ کر شاہ رُکنِ عالم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا: دادا جان! اتنا رونے کا سبب کیا ہے؟ حضرت شیخ الاسلام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جو فرمایا، اسے دِل کے کانوں سے سنیئے! ارشاد ہوا: بیٹا! میں نے عالَمِ مُکاشَفہ میں دیکھا کہ ایک شخص ہے، اس کا نام بھی "بہاء الدین" ہے، زُہد و تقویٰ میں صاحبِ کمال ہے، عِلْم و عمل میں اپنے وقت کا سردار ہے، اس کا انتقال ہوا، سالہا سال کی عِبادت، تقویٰ و پرہیز گاری اس کے کچھ کام نہ آئی، اس کے سارے اَعْمال اُس کے منہ پر مار دیئے گئے اور ایمان سلب کر لیا گیا، اس

شخص کا یہ حال دیکھ کر مجھ پر خوف طاری ہو گیا کہ ایک وہ بہاء الدین تھا، جس کی عبادت و اطاعت اس کے کسی کام نہ آئی اور اس کا ایمان سلب کر لیا گیا اور ایک میں ہوں، خُدا جانے میرے ساتھ کیا مُعاملہ ہوتا ہے۔

کاش کے نہ دُنیا میں پیدا مَیں ہوا ہوتا
قبر و حَشْر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا
دو جہاں کی فکروں سے یُوں نجات مل جاتی
میں مدینے کا سچ مُچ کُتّا بن گیا ہوتا
آہ! سلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاش کے مری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا[1]

حضرت بہاء الدین زَکَرِیّا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خوفِ خدا میں تڑپتے ہوئے مزید فرمایا: بیٹا: روزِ میثاق (یعنی:) عالَمِ اَرْواح میں جب اللہ پاک نے تمام رُوحوں کو جمع فرمایا، ارشاد ہوا: "اَلَسْتُ بِرَبِّکُم" کیا میں تمہارا رب نہیں؟ رُوحوں نے اقرار کرتے ہوئے کہا: "بَلٰی" مولیٰ! کیوں نہیں، تُو ہی ہمارا رَب ہے۔ اب تمام رُوحوں کو حکم ہوا: میں تمہارا رَبّ ہوں، مجھے سجدہ کرو۔ اس حکم پر کئی رُوحیں سجدے میں گر گئیں اور کئی کھڑی رہیں، اللہ پاک نے دوبارہ سجدے کا حکم دیا، اس بار مزید لوگ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ مل گئے اور اللہ پاک کے حُضُور سجدہ کیا، یہ دونوں گروہ مُخْلِصِیْن کہلائے، جنہوں نے پہلے حکم پر سجدہ کیا وہ مَسْعُود (یعنی سَعادت مند ہوئے) اور جنہوں نے دوسرے حکم پر سجدہ کیا وہ مَحْمُود (یعنی قابلِ تعریف) ہوئے لیکن جنہوں نے اللہ پاک کا حکم نہ مانا، دونوں بار ہی سجدہ نہ کیا وہ دُنیا اور آخرت میں نقصان میں رہے۔ اتنا فرمانے کے بعد شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تڑپ کر کہا: بیٹا! میں نہیں جانتا کہ میں ان میں کس گروہ میں تھا، آہ! اگر میرا بھی شُمار نقصان اُٹھانے والوں میں ہُوا تو میرا کیا بنے گا...؟

1 ...وسائل بخشش، صفحہ: 158 تا 160۔

آج بنتا ہوں معزز جو کُھلے حشر میں عیب
آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یارَبّ
گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی
ہائے میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یارَبّ
دَرْدِ سَر ہو یا بُخار آئے تڑپ جاتا ہوں
میں جہنّم کی سزا کیسے سہوں گا یارَبّ
عَفْو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا
گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یارَبّ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت بہاء الدین زَکَرِیّا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کامل ولی تھے اور آپ کے پوتے حضرت شاہ رُکنِ عالم بھی پیدائشی طور پر ہی درجۂ وِلایت پر فائز تھے، اللہ پاک نے آپ کو قُطْبِیّتِ عُظْمٰی کا درجہ عطا فرمایا تھا، جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے دادا جان حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خوفِ خُدا میں ڈوبے ہوئے کلمات سُنے تو اَدب سے عَرْض کیا: دادا جان! آپ تسلی رکھئے! آپ کی رُوح مبارک مُخْلِصِین میں سے تھی، آپ اس گروہ میں ہیں جنہوں نے اللہ پاک کے حُضور سجدہ کیا تھا، میری رُوح بھی تو اس وقت وہیں تھی، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس روز آپ کی روح اَغْوَاث کی صَف میں تھی اور میں اَقطاب کی صف میں تھا، میں نے دیکھا تھا کہ آپ کی رُوح اَغْوَاث کی صَف میں کھڑی اللہ پاک کی حمد و ثنا کر رہی تھی۔ لاڈلے پوتے کی یہ بات سُن کر حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو قدرے تسلی ہوئی اور آپ نے عاجزی وانکساری کے ساتھ اللہ پاک کے حُضُور سجدۂ شکر ادا کیا، پھر باہر تشریف لائے اور مُرِیدِین کو شَرْبتِ دیدار سے مشرف فرمایا۔(2)

خدا نے فیض ہے بخشا، بہاءُ الدِّین ملتاں کا
مِلا ہے دامنِ والا بہاءُ الدِّین ملتاں کا
ملے گا حشر میں سایہ بہاءُ الدِّین ملتاں کا
کہ میں ہوں چاہنے والا، بہاءُ الدِّین ملتاں کا

---

1 ...وسائل بخشش، صفحہ: 85۔
2 ... فیضان بہاء الدین زکریا ملتانی، صفحہ: 44-45 بتغیر قلیل۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! قبر و آخرت کا معاملہ کیسا نازُک ہے، ایسے بلند رُتبہ اَولیائے کرام کہ جن کی راتیں عبادت میں گزرتی تھیں، جو دِن میں روزے رکھا کرتے تھے، کَثْرت سے تِلاوت کرنے والے، کَثْرت سے ذِکْرُ اللہ کرنے والے، کَثْرت سے درودِ پاک پڑھنے والے، لمحہ لمحہ نیکیوں میں گزارنے والے، فرائض و وَاجبات اور سُنّتوں کے تو کیا کہنے! یہ تو مستحبات پر بھی استقامت سے عَمَل کرنے والے تھے، گُناہ اور حرام میں پڑنا تو دُور کی بات مُبَاحات (یعنی جن کاموں کا کرنا نہ گُناہ ہے نہ ثواب، اُن) سے بھی خود کو دُور رکھنے والے تھے، یہ ایسے عِبَادت گزار، ایسے اِطَاعت گزار تھے کہ ان کو دیکھ کر رَبّ یاد آتا تھا، جن کی گفتگو سُن کر لاکھوں گنہگار توبہ کر کے نیکو کار بنتے اور ولایت کے بلند درجات طے کر لیتے تھے، یہ کامِل اَولیائے کرام بھی جب اللہ پاک کی بے نیازی پر نظر کرتے ہیں، قبر و آخرت کے مُعَاملات پر غور کرتے ہیں، اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کا تصور باندھتے ہیں تو پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپ کر رِہ جاتے ہیں اور آہ! ایک ہم ہیں، دِن رات گناہوں میں بسر کرنے والے، غفلت کا بستر لگائے، ہر وقت سونے والے، آہ! ہم عبرت نہیں لیتے، افسوس! ہمیں قبر و آخرت کے معاملات سے ڈر نہیں لگتا، صد افسوس! ہم بارگاہِ الٰہی میں پیش ہونے سے خوف نہیں کھاتے، ہمیں اپنے ایمان کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔ آہ! صد کروڑ آہ! ہم فکر کریں نہ کریں، مُعَاملہ بہت ہی نازُک ہے۔

راہ پُر خار ہے، کیا ہونا ہے | پاؤں افگار ہے کیا ہونا ہے [1]

جنّت کی منزل دُور، راستہ لمبا، قبر و حشر اور پُل صراط، سخت سے سخت دشواریاں، ہر

---

[1]... حدائق بخشش، صفحہ:166۔

طرف مشکلات ہی مشکلات اور ہم...!! گناہوں کی کَثْرت سے دِل سیاہ، جسم بوجھل، جگر چھلنی اور پاؤں زخمی...!! آہ! کیا ہو گا...؟؟ ہائے ہائے وہ نزع کی سختیاں، جسم سے رُوح نکلنے کے وہ دَرْدناک جھٹکے...!!

نَزْع کے دُشْوار و پُر خار لمحے

اے عاشقانِ رسول! تصور تو کیجئے! وہ کتنے مشکل لمحات ہوں گے، جب مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائیں گے، ہمارے ماں باپ، رشتہ دار، دوست اَحْباب دیکھتے ہی رِہ جائیں گے، کسی پہلوان کی پہلوانی کام آئے گی، نہ کسی مالدار کا مال ہی اسے چھڑا پائے گا، ڈاکٹروں کے ہاتھ بندھ جائیں گے، سائنسی آلات، بڑی بڑی مشینیں سب جواب دے جائیں گی، ایک جھٹکے کے ساتھ رُوح جسم سے کھینچ لی جائے گی، اس کے ساتھ ہی ایک آخری ہچکی آئے گی، سانس اَٹک کر اچانک سے بَند ہو جائے گی اور بَس...! بینک بیلنس، گاڑی بنگلہ، کاروبار، مال و دولت، سامانِ عیش و عشرت سب دھرے کا دھرا رِہ جائے گا اور ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس فانی دُنیا کو چھوڑ کر رخصت ہو چکے ہوں گے، پھر کبھی پلٹ کر یہاں آنا نہیں ہو گا۔

کوئی پیش چلی، نہ عُذر، نہ انکار ہوا — جب بشر موت کے پنجے میں گرفتار ہوا
کوئی ساتھ ہوا نہ مَر کے بجز زیرِ کفن — پہلی منزل سے ہی ہر اِک جُدا یار ہوا
جیتے جی بہت یار تھے صوفی اپنے — قبر میں ایک بھی نہ آکر مددگار ہوا

کاش! کاش! بات یہیں تک رہتی تو چلو خیر تھی مگر مُعاملہ ایسا بھی آسان نہیں، رُوح نکلنے کی تکلیفیں... الامان والحفیظ!

حضرت امام حسن بصری رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: غیبوں پر خبر دار، سرکارِ ذی وقار صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے موت کی تکالیف اور اس کے حلق میں اٹک جانے کا ذِکْر کرتے ہوئے فرمایا: یہ تکلیف تلوار کے 300 وار کے برابر ہے۔[1] ایک حدیثِ پاک میں ہے: آسان ترین موت رُوئی میں پھنسی ہوئی کانٹے دار ٹہنی کی طرح ہے، جب ایسی ٹہنی کو رُوئی سے نکالا جائے تو رُوئی کے گالے بھی اس کے ساتھ ضرور آئیں گے۔[2]

حُجَّۃُ الْاِسْلَام امام محمد بن محمد غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: نزع کی تکلیف براہِ راست رُوح پر حملہ آور ہوتی ہے، پھر یہ تکلیف پورے بدن میں پھیل جاتی ہے، ہر ہر رگ سے، ہر ہر پٹھے سے، ہر ہر جوڑ سے، ہر ہر بال کی جڑ سے اور سَر سے پاؤں تک کھال کے ہر حصے سے رُوح کھینچ کر نکالی جاتی ہے، مت پوچھو کہ یہ کیسی سخت تکلیف ہے؟ بزرگوں نے تو یہاں تک فرما دیا کہ موت کی تکلیف تلوار کے وار سے، آرے کے چیرنے سے اور قینچی کے کاٹنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔[3] امامِ اَوْزاعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ مرنے سے لے کر قیامت آنے تک مُرْدہ موت کی تکلیف محسوس کرتا رہتا ہے۔[4] الامان والحفیظ! الامان والحفیظ!

گر ترے پیارے کا جلوہ نہ رہا پیشِ نظر	سختیاں نزع کی کیوں کر میں سہوں گا یاربّ
نَزع کے وَقت مجھے جَلوۂ محبوب دکھا	تیرا کیا جائے گا میں شاد مَروں گا یارَبّ[5]

اے عاشقانِ رسول! مُعاملہ سخت نازُک ہے، راستہ پُرخار یعنی کانٹے دار ہے، آہ!

1 ... موسوعہ امام اِبْنِ اَبِی الدُّنیا، کتاب: ذِکرُ الموت، باب: خوف من اللہ، جلد: 5، صفحہ: 453، حدیث: 192۔
2 ... موسوعہ امام اِبْنِ اَبِی الدُّنیا، کتاب: ذِکرُ الموت، باب: خوف من اللہ، جلد: 5، صفحہ: 453، حدیث: 194۔
3 ... احیاء العلوم، جلد: 5، صفحہ: 511۔
4 ... احیاء العلوم، جلد: 5، صفحہ: 515۔
5 ... حدائقِ بخشش، صفحہ: 166۔

ایسی سختیاں، بلا کی دُشواریاں اور ہم کمزور...! قبر وحشر اور جہنّم کی ہولناکیوں، کڑے عذابات سے نجات ملنے کا صرف ایک ہی طریقہ، اور وہ ہے: ایمان۔ اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے، ایسے کڑے وقت میں، نزع کی اِن دشواریوں میں کہیں ایمان ہاتھ سے چُھوٹ گیا تو ہمارا کیا بنے گا...؟ آہ! آہ! آہ! موت کے وقت ایمان چھیننے کے لئے شیطان طرح طرح کے ہتھ کنڈے استعمال کرے گا، یہاں تک کہ ماں باپ کا رُوپ دھار کر بھی ایمان پر ڈاکے ڈالے گا، یقیناً وہ ایسا نازُک موقع ہو گا کہ بس جس پر اللہ رحمٰن کا خاص کرم واحسان ہو گا وہی کامیاب وکامران ہو گا، صِرف اسی کا ایمان سلامت رِہ پائے گا۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فتاوی رضویہ، جلد:9، صفحہ:83 پر امام اِبْنُ الْحَاجّ مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا قول نقل کرتے ہیں، جس کا خلاصہ ہے: دَمِ نزع (یعنی جب رُوح قبض کی جارہی ہوتی ہے، موت کے ہوش رُبا جھٹکے لگ رہے ہوتے ہیں، 300 تلواروں کے وار سے بھی سخت تکلیف ہو رہی ہوتی ہے، اس کڑے وقت) 2 شیطان آدمی کے دونوں پہلو پر آکر بیٹھتے ہیں، ایک اُس کے باپ کی شکل بن کر، دوسرا ماں کی شکل میں، یہ دونوں شیطان اسے اسلام چھوڑ کر کافِر ہو جانے کی ترغیب دیتے ہیں۔[1]

بوقتِ نزع آقا! نہ ہو جاؤں کہیں برباد | مِرا ایمان رکھ لینا سلامت یارسُولَ اللہ
ترے رَبّ کی قسم! میں لائقِ نارِ جہنّم ہوں | بچا سکتی ہے بَس تیری شفاعت یارسُولَ اللہ[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آہ! **اے عاشقانِ رسول!** نہ جانے اُس وقت ہمارا کیا بنے گا! موت لمحہ بہ لمحہ قریب

---

1 ...فتاوی رضویہ، جلد:9، صفحہ:83 بتغیر قلیل۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:328۔

آرہی ہے، قبر کی منزل کی جانب برابر آگے کُوچ جاری ہے، تصور کیجئے کہ ہم گویا بڑی احتیاط سے ایمان کو بحفاظت سینے سے چمٹائے ہوئے ہیں، ایک طرف نفسِ اَمّارہ ایمان پر جھپٹ رہا ہے، دوسری طرف شیطان چالیں بدل بدل کر وار کر رہا ہے، تیسری طرف بدمذہب ایمان پر کَمَنْد ڈالنے میں مصروف ہیں تو چوتھی طرف سے دُنیا کی بے جا محبت ایمان کے درپے ہے! یعنی یُوں سمجھئے کہ کوئی ہاتھ مروڑ رہا ہے، کوئی ٹانگ کھینچ رہا ہے، کوئی مُکّے رسید کر رہا ہے، کوئی لاتیں اُچھال رہا ہے، ہر ایک پُورا زور لگا رہا ہے کہ کسی طرح ہم سے ایمان چھین لے، آہ! اس حالت میں ایمان کی دولت کو سلامت لے کر قبر میں کیسے داخِل ہوں گے ...!!(1)

راہ پُر خار ہے، کیا ہونا ہے؟	پاؤں اَفگار ہے، کیا ہونا ہے؟ (2)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سَفَرِ آخرت کی دشواریاں بیان کر رہے ہیں، ان تکلیفوں کا نقشہ کھینچتے ہوئے غفلت میں سوئے ہوؤں کو جھنجوڑ رہے ہیں:

راہ پُر خار ہے، کیا ہونا ہے؟	پاؤں افگار ہے، کیا ہونا ہے؟
دُور جانا ہے رہا دِن تھوڑا	راہ دُشوار ہے کیا ہونا ہے؟
ہائے رے نیند مُسَافِر تیری	کُوچ تیار ہے، کیا ہونا ہے؟
ارے او مجرمِ بے پروا دیکھ	سَر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے؟
روشنی کی ہمیں عادت اور گھر	تِیرہ و تار ہے کیا ہونا ہے؟

---

1 ... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، صفحہ: 10۔
2 ... حدائق بخشش، صفحہ: 166۔

پَر کٹے، تنگ قفس اور بلبل | نَو گرفتار ہے، کیا ہونا ہے؟ [1]

بہت اُونچا اُڑتے تھے، بڑا اکڑتے تھے، کبھی جوانی پر بھروسہ، کبھی صحت و تندرستی پر ناز، کبھی بازو کی طاقت پر گھمنڈ تو کبھی عہدے اَور کرسی کا غرور، بڑے بڑے بوْل بولے جاتے تھے، اب کٹے نا پَر...!! موت کے ایک ہی جھٹکے نے ساری سرکشی نکال دی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ غرور و تکبر سے بچ کر عاجزی و انکساری والی زندگی گزارنے کے لئے ہمیں عبرت کا دَرْس دیتے ہوئے قبر کی پہلی رات کا نقشہ کھینچ رہے ہیں:

پَر کٹے، تنگ قفس اور بلبل | نَو گرفتار ہے، کیا ہونا ہے؟ [2]

قبر کی پہلی رات کی دُشواریاں اور پُر خار لمحے

اے عاشقانِ رسول! وہ وقت کیسی بے کسی اور بے بسی کا وقت ہو گا، جب ہمیں قبر میں اُتارا جارہا ہو گا، ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہمیں بخشوانے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مُرْدے کو اس بات کی پہچان ہوتی ہے کہ اسے کون غسل دے رہا ہے اور کون اس کو اُٹھا رہا ہے اور کون اسے قبر میں اُتار رہا ہے۔[3]

امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **پیارے اسلامی بھائیو!** خدا کی قسم! تشویش، تشویش اور سخت تشویش، خوف، خوف اور سخت ترین خوف کا معاملہ ہے، جانور کی تو مرتے ہی قُوّتِ محسوسہ ختم ہو جاتی ہے مگر انسان کی عقل اور محسوس کرنے کی طاقت جُوں کی تُوں باقی رہتی ہے بلکہ دیکھنے اور سننے کی قوت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ ہائے!

1... حدائقِ بخشش، صفحہ:166 تا168۔
2... حدائقِ بخشش، صفحہ:167۔
3... مُسْنَدِ امام اَحْمد بن حنبل، جلد:5، صفحہ:6، حدیث:11289۔

ہائے! اگر ہماری بد اعمالیوں کے سبب اللہ پاک ہم سے ناراض ہو گیا تو ہمارا کیا بنے گا!

ذرا سوچو تو سہی! اگر ہمیں خوب صُورت اور آسائشوں سے بھرپور کوٹھی میں تنہا قید کر دیا جائے، تب بھی گھبرا جائیں اور ہم میں سے شاید کوئی بھی قبرستان میں تو اکیلا ایک رات گزارنے کی جسارت نہ کر سکے، آہ! اس وقت کیا ہو گا جب منوں مٹی تلے ہمیں اکیلا چھوڑ کر ہمارے اَحْبَاب پلٹ جائیں گے، جسم اگرچہ ساکِن ہو گا مگر عقل سلامت ہو گی، لوگوں کو جاتا دیکھ رہے ہوں گے، ان کے قدموں کی چاپ سُن رہے ہوں گے، منوں مٹی تلے دبے پڑے ہوں گے۔ آہ! اس وقت تنگ و تاریک قبر میں صدمات ہی صدمات ہوں گے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه عِبرت کے مزید مَدَنی پھول دیتے ہوئے فرماتے ہیں: یاد رکھئے! ہر وہ چیز جس سے زندگی میں آدمی کو محض دنیوی محبت ہوتی ہے، مرنے کے بعد اس کی یاد تڑپاتی ہے اور یہ صدمہ مُردے کے لئے ناقابلِ برداشت ہوتا ہے، اس بات کو یوں سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ جب کسی کا پھول جیسا اکلوتا بچہ گم ہو جائے تو وہ کس قدر پریشان ہوتا ہے اور اگر ساتھ ہی اس کا کاروبار وغیرہ بھی تباہ ہو جائے تو اس کے صدمے کا کیا عالم ہو گا، نیز اگر وہ افسر بھی ہو اور مصیبت بالائے مصیبت اس کا وہ عہدہ بھی جاتا رہے تو اس پر جو کچھ صدمے کے پہاڑ ٹُوٹیں گے اس کو وہی سمجھے گا، لہٰذا مُردے کو والدین، بیوی، بچوں، بھائی بہنوں اور دوستوں کی جدائی، گاڑی، لباس، مکان، دکان، فیکٹری، عمدہ پلنگ، فرنیچر، کھانے پینے کی چیزوں کا ذخیرہ، خون پسینے کی کمائی، عہدہ وغیرہ ہر ہر وہ چیز جس سے اسے محض دُنیا کے لئے محبت تھی، اس کی جُدائی کا صدمہ ہوتا ہے اور جو جتنا زیادہ لذّتِ نفس کی خاطر راحتوں میں زندگی گزارتا ہے مرنے کے بعد اُن آسائشوں کے چُھوٹنے کا

صدمہ بھی اتنا ہی زیادہ ہو گا، جس کے پاس مال و دولت کم ہو، اس کو اُس کے چھوٹنے کا غم بھی کم اور جس کے پاس زیادہ ہو، اس کو چُھوٹنے کا غم بھی زیادہ۔ یاد رہے! یہ کم زیادہ غم اسی صُورت میں ہو گا جب کہ اس نے اس مال و دولت سے دُنیوی محبت کی ہو گی۔[1]

تجھ کو غافِل فِکرِ عقبیٰ کچھ نہیں | کھا نہ دھوکا، عیشِ دُنیا کچھ نہیں
زِندگی ہے چند روزہ کچھ نہیں | کچھ نہیں اس کا بھروسہ کچھ نہیں

ایک دِن مرنا ہے، آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے، آخر موت ہے

عیش کر، غافِل نہ تُو آرام کر | مال حاصِل کر، نہ پیدا نام کر
یادِ حق دُنیا میں صبح و شام کر | جس لئے آیا ہے تُو وہ کام کر

ایک دِن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

عیش و عشرت کے لئے انساں نہیں | یاد رکھ تُو بندہ ہے، مہماں نہیں
غفلت و سُستی تجھے شایاں نہیں | بندگی کر تُو اگر ناداں نہیں

ایک دِن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

تَرک اَب ساری فضولیات کر | یوں نہ ضائع اپنے تُو اَوقات کر
رہ نہ غافِل یادِ حق دِن رات کر | ذِکر و فِکر و موت کی تُو بات کر

ایک دِن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

کُوچ ہائے بے خبر! ہونے کو ہے | ہائے یہ غفلت! سحر ہونے کو ہے

---

1 ... مردے کے صدمے، صفحہ:5-6۔

باندھ لے توشہ سفر ہونے کو ہے | ختم بس اب ہر بشر ہونے کو ہے

ایک دِن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ایک طرف یہ ہولناک صدمات ہیں، قبر میں پہنچتے ہی اندھیرا اور تنہائی کاٹ کھاتی ہوگی، کلیجہ منہ کو آتا ہوگا، اس کے ساتھ ہی قبر کی ڈانٹ ڈپٹ شروع ہو جائے گی۔ حضرت عبد اللہ بن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب مُردے کے ساتھ آنے والے لوٹ کر چلتے ہیں تو مُردہ بیٹھ کر ان کے قدموں کی آواز سنتا ہے اور قبر سے پہلے کوئی اس کے ساتھ ہم کلام نہیں ہوتا، قبر کہتی ہے: اے آدمی! کیا تُو نے میرے حالات نہ سُنے تھے؟ کیا میری تنگی، بدبو، ہولناکی اور کیڑوں سے تجھے نہیں ڈرایا گیا تھا؟ اگر ایسا تھا تو پھر تُو نے کیا تیاری کی؟[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہم ذرا تصور تو کریں کہ جب ہم قبر میں تنہا رِہ گئے ہوں گے، گھبراہٹ طاری ہوگی، نہ کہیں جاسکتے ہوں گے، نہ کسی کو بُلا سکتے ہوں گے اور بھاگ نکلنے کی بھی کوئی صُورت نہ ہوگی، اس وقت قبر کی کلیجہ پھاڑ پکار سُن کر کیا گزرے گی!

قبر میں نمازیوں اور سُنّت پر عمل کرنے والوں کے لئے راحتیں جبکہ بے نمازیوں اور غیر شرعی فیشن کرنے والوں کے لئے آفتیں ہی آفتیں ہوں گی۔ چنانچہ

امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت عُبَید بن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: قبر مُردے سے کہتی ہے: اگر تُو اپنی زندگی میں اللہ پاک کا فرمانبردار تھا تو

---

1 ...شرح الصُّدور، صفحہ:86۔

آج میں تجھ پر رحمت کروں گی اور اگر تُو اپنی زندگی میں اللہ پاک کا نافرمان تھا تو میں تیرے لئے عذاب ہوں، میں وہ گھر ہوں کہ جو مجھ میں نیک اور اطاعت گزار ہو کر داخِل ہوا وہ مجھ سے خوش ہو کر نکلے گا اور جو نافرمان و گنہگار تھا وہ مجھ سے تباہ حال ہو کر نکلے گا۔[1]

حضرت عطاء بن یَسار رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے رِوَایت ہے: جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو سب سے پہلے اس کا عمل آکر اس کی اُلٹی طرف (*Left Side*) کی ران کو حرکت دیتا اور کہتا ہے: میں تیرا عمل ہوں۔ مُرْدَہ پوچھتا ہے: میرے بال بچے کہاں ہیں؟ میری نعمتیں، میری دولتیں کہاں ہے؟ عمل کہتا ہے: یہ سب تیرے پیچھے رہ گئے اور میرے سوا تیری قبر میں کوئی نہیں آیا۔[2]

ساتھ جگری یار بھی نہ آئے گا | تُو اکیلا قبر میں رہ جائے گا
مال دنیا کا یہیں رہ جائے گا | ہر عمل اچھا، بُرا ساتھ آئے گا
مالِ دنیا دو جہاں میں ہے وبال | کام آئے گا نہ پیشِ ذُوالْجلال

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! قبر کا سخت اندھیرا، تنہائی، حسرت و صدمات کا ہجوم، پھر قبر کی ڈانٹ، اس کے ساتھ ہی قبر کے امتحان کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ **2** خوفناک شکلوں والے فِرِشتے جنہیں مُنکَر نَکِیْر کہا جاتا ہے، قبر کی دیواریں چیرتے ہوئے تشریف لائیں گے، لمبے لمبے سیاہ بال سر سے پاؤں تک لٹک رہے ہوں گے، آنکھیں آگ برسا رہی ہوں

1 ... شرحُ الصُّدور، صفحہ: 86۔
2 ... شرحُ الصُّدور، صفحہ: 84۔

گی، اب اِمتحان شروع ہو گا، پیار سے نہیں بلکہ وہ جِھڑک کر اُٹھائیں گے اور انتہائی سخت لہجے میں سُوالات فرمائیں گے: پہلا سُوال ہو گا (1) مَنْ رَّبُّكَ؟ یعنی تیرا ربّ کون ہے؟ پھر پوچھا جائے گا (2) مَا دِيْنُكَ؟ یعنی تیرا دین کیا ہے؟ (3) پھر ایک سوہنی موہنی صورت دکھائی جائیگی جس پر فِدا ہونے کیلئے ہر عاشق تڑپتا ہے وہ دلرُبا صورت دکھا کر پوچھا جائیگا: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُل؟ یعنی ان کے بارے میں تُو کیا کہتا تھا؟[1]

نمازیوں، رمضان کے روزے رکھنے والوں، حج ادا کرنے والوں، پُوری زکوۃ نکالنے والوں، فلموں ڈراموں سے دُور بھاگنے والوں، وعدہ خلافی، بداخلاقی، بدنگاہی، جھوٹ، غیبت، چغلی اور بے پردگی سے بچنے والوں، نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے والوں، ماں باپ کی فرمانبرداری کرنے والوں، رشتے داروں سے حُسنِ سلوک کرنے والوں، صرف حلال روزی کمانے والوں، ایک مٹھی داڑھی سجانے والوں، سر پر سُنّت کے مطابِق زلفیں بڑھانے والوں، اپنے سروں پر عمامہ شریف کے تاج سجانے والوں، سنّتوں کی تربِیّت کیلئے مَدَنی قافلوں میں سنتوں بھرا سفر فرمانے والوں، روزانہ اپنے اَعْمال کا جائِزہ لیتے ہوئے رسالہ "**نیک اعمال**" کے خانے پُر کرنے والوں کو مبارک ہو کہ اللہ پاک کا فرمانبردار بندۂ مؤمن اپنا ایمان سلامت لے کر جب قبر میں اُترے گا تو اس پر اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا کرم ہو گا، اِنْ شَآءَ الله! یہ آسانی سے جواب دیتے ہوئے پُکار اُٹھے گا: رَبِّيَ الله یعنی اللہ پاک میرا ربّ ہے۔ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ یعنی میرا دین اسلام ہے۔ دِلرُبا صورت والے کی طرف اشارہ کر کے کہے گا: هُوَ رَسُوْلُ الله یہ تو میرے پیارے

---

1 ...بہار شریعت، جلد:1، صفحہ:106-107، حصہ:1۔

پیارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔[1]

قبر میں سرکار آئیں تو میں قدموں پر گروں	گر فرشتے بھی اُٹھائیں تو میں اُن سے یُوں کہوں
اِن کے پائے ناز سے میں اے فرشتو! کیوں اُٹھوں	مَر کے پہنچا ہوں یہاں، اس دِلرُبا کے واسطے

اے صلوٰۃ وسلام پر جھومنے والو! نام مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُن کر محبت سے انگوٹھے چومنے والو! اللہ پاک کی رحمت سے یہ اُمّید کی جا سکتی ہے کہ جب سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبر میں جلوہ دکھا کر واپس تشریف لے جانے لگیں تو کاش! عُشّاقانِ رسول پر کرم ہو اور بے ساختہ ان کی زبان پر جاری ہو جائے:

دِل بھی پیاسا، نظر بھی ہے پیاسی	کیا ہے ایسی بھی جانے کی جلدی
ٹھہرو ٹھہرو! ذرا جانِ عالم!	ہم نے جی بھر کے دیکھا نہیں ہے

جب یہ آخری سُوال کا جواب دے چکیں گے تو جہنّم کی کھڑکی کھُلے گی اور فوراً بند ہو جائے گی، پھر جنّت کی کھڑکی کھلے گی اور کہا جائے گا: اگر تُو نے درست جوابات نہ دیئے ہوتے تو تیرے لئے وہ دوزخ کی کھڑکی تھی، یہ سُن کر اسے خوشی بالائے خوشی ہو گی، اب جنّتی کفن ہو گا، جنّتی بچھونا ہو گا، قبر تا حدِّ نظر وسیع ہو گی اور مزے ہی مزے ہوں گے۔

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نُور کے
جَلْوہ فرما ہو گی جب طلعت رسول اللہ کی[2]

اے عاشقانِ رسول! یہ ان نیک اور ایمان سلامت لے جانے میں کامیاب ہونے والوں کا حال ہو گا۔ اگر خدانخواستہ نمازیں ضائع کرتے رہے، جھوٹ بولتے رہے، غیبت کرتے

1 … بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:107، حصہ:1۔
2 … حدائقِ بخشش، صفحہ:152۔

رہے، حرام روزی کماتے رہے، فلمیں ڈِرامے دیکھتے دِکھاتے اور گانے باجے سنتے سناتے رہے، مسلمانوں کا دل دُکھاتے رہے، اگر اللہ پاک ناراض ہو گیا اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رُوٹھ گئے، اگر گناہوں کی نحوست کے باعث مَعَاذَ اللہ ایمان برباد ہو گیا، تو پھر ہر سُوال پر منہ سے یہی نکلے گا: ھَیۡھَاتَ ھَیۡھَاتَ لَا اَدۡرِی ہائے افسوس! ہائے افسوس! مجھے تو کچھ نہیں معلوم، ہائے! ہائے! جب سے آنکھ کھلی T.V. پر نظر تھی، جب سے کانوں نے سنا تو فلمی گانے ہی سنے، مجھے کیا معلوم خدا کیا ہے؟ مجھے کیا پتا دین کیا ہے؟ میں نے تو دنیا میں اپنی آمد کا مقصد صِرف اِسی کو سمجھا تھا کہ بس جیسے بن پڑے مال کماؤ اور بیوی بچّوں کو نبھاؤ۔ اگر کبھی کسی نے میری آخِرت کی بہتری کی خاطِر مجھے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت یا مَدَنی قافِلے میں سفر کی دعوت دی بھی تو یہ کہہ کر ٹال دیا تھا کہ سارا دن کام کر کر کے تھک جاتا ہوں، وَقت ہی نہیں ملتا۔ اسلامی بھائیو! جیتے جی تو یہ جواب چلتا رہے گا، کاروبار چمکتا رہے گا، اور بینک بیلنس بڑھتا رہے گا لیکن یاد رکھئے!

سیٹھ جی کو فکر تھی اِک اِک کے دس دس کیجئے | موت آپہنچی کہ مسٹر! جان واپس کیجئے

بہر حال جس کا ایمان برباد ہو چُکا تھا اُس سے آخِری سُوال کر لینے کے بعد جنّت کی کھڑکی کُھلے گی اور فوراً بند ہو جائیگی پھر جہنّم کی کھڑکی کُھلے گی اور کہا جائیگا: اگر تُو نے دُرُست جواب دیے ہوتے تو تیرے لئے وہ جنّت کی کھڑکی تھی۔ یہ سن کر اُسے حسرت بالائے حسرت ہو گی، (1) جہنّم کی طرف دروازے سے اُس کو گرمی اور لَپَٹ پہنچے گی، اُسے آگ کا لباس پہنایا جائے گا، اُس کے لئے آگ کا بستر بچھایا جائے گا، اس پر عذاب دینے

1 ... قبر کا امتحان، صفحہ: 12-13 ملتقطاً۔

کے لئے 2 فرشتے مقرر ہوں گے، جو اندھے اور بہرے ہوں گے، ان کے ساتھ لوہے کا گُرْز (ہتھوڑا وغیرہ) ہو گا کہ اگر پہاڑ پر مارا جائے تو خاک ہو جائے، اُس ہتھوڑے سے اُس کو مارتے رہیں گے۔ نیز سانپ اور بچھو اسے عذاب پہنچاتے رہیں گے اور ساتھ ہی اُس کے بُرے اَعْمال کُتا، بھیڑیا وغیرہ کی شکل بَن کر اس کو تکلیف پہنچاتے رہیں گے۔[1]

ڈنک مچھر کا سہا جاتا نہیں، کیسے میں پھر	قبر میں بچھو کے ڈنک آہ سہوں گا یا ربّ

پیارے اسلامی بھائیو! ہم غور کریں، آخرت کا سَفَر کیسا دُشوار ہے، قبر آخرت کی منزلوں میں پہلی منزل ہے، یہی کیسی دُشوار ہے، اس سے آگے کی منزلیں کیسی ہوں گی۔

راہ پُر خار ہے کیا ہونا ہے؟	پاؤں افگار ہے، کیا ہونا ہے؟[2]

افسوس! یہ دشوار ترین گھاٹیاں، کانٹے دار راستہ اور ہم نادان، گناہوں میں ڈُوبے ہوئے، غفلت کی چادر اَوڑھے لگاتار سوئے ہوئے... آہ ہمارا کیا بنے گا؟

ہم کو بِد کر وہی کرنا جس سے	دوست بیزار ہے، کیا ہونا ہے؟
چھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ	وہ خبر دار ہے، کیا ہونا ہے؟
کام زِنداں کے کئے اور ہمیں	شوقِ گلزار ہے، کیا ہونا ہے؟[3]

مختصر وضاحت: ہم نے سرکشی میں وہی کرنا ہے، جس سے اللہ پاک ناراض ہوتا ہے، افسوس! اپنے طور پر ہم خوب چھپ چھپ کر گناہ کرتے ہیں، بدنامی کے ڈر سے لوگوں سے تو چھپ جاتے ہیں مگر اللہ پاک جس کی نافرمانی کی جارہی ہے وہ تو ہر جگہ دیکھ رہا ہے، اس

---

1 ...بہار شریعت، جلد: 1، صفحہ: 110-111، حصہ: 1 بتغیر قلیل۔
2 ...حدائق بخشش، صفحہ: 166۔
3 ...حدائق بخشش، صفحہ: 166-167۔

سے تو چھپنے کا نام ہی پیدا نہیں ہوتا، آہ! ہم جنّت کے طلب گار مگر کام جہنّم میں لے جانے والے... ہمارا کیا بنے گا...؟؟

روزِ قیامت کی پُر خار راہیں

اے عاشقانِ رسول! تنگ و تاریک قبر میں قیامت تک قیام ہو گا، پھر اس کے بعد محشر کا وہ ہولناک دِن، اس دِن کے متعلق اللہ پاک قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اَلْقَارِعَةُۙ﴿۱﴾ ترجمہ کنزالایمان: دِل دہلانے والی مَا الْقَارِعَةُۚ﴿۲﴾ کیا وہ دہلانے والی۔ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُؕ﴿۳﴾ اور تُو نے کیا جانا کیا ہے دہلانے والی۔ یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِۙ﴿۴﴾ جس دن آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے۔ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِؕ﴿۵﴾ اور پہاڑ ہوں گے جیسے دھنکی (دھنی ہوئی) اُون۔

اللہ! اللہ! ایسے ہولناک دِن لوگ 2 قسم کے ہوں گے، پہلی قسم کے مُتَعلِّق اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗۙ﴿۶﴾ تو جس کی تولیں بھاری ہوئیں۔ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍؕ﴿۷﴾ وہ تو من مانتے عیش میں ہیں۔

دوسرے گروہ کا کیا حال ہو گا، اس کے مُتَعلِّق فرمایا:

وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗۙ﴿۸﴾ اور جس کی تولیں ہلکی پڑیں۔ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌؕ﴿۹﴾ وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے۔ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَاهِیَهْؕ﴿۱۰﴾ اور تُو نے کیا جانا کیا نیچا دکھانے والی۔ نَارٌ حَامِیَةٌ۠﴿۱۱﴾ ایک آگ شعلے مارتی۔ (پارہ:30، سورۂ قارِعہ)

آہ! یہ ہولناک دِن... اُس دِن زمین تانبے کی ہو گی، سُورج ایک میل کے فاصلے پر

ہو گا، اللہ! اللہ! آج سُورج 4 ہزار سال کے فاصلے پر ہے اور ہماری طرف اس کی پیٹھ ہے، پھر بھی جب سَر کی سیدھ میں آجاتا ہے، گھر سے باہر نکلنا دُشوار ہو جاتا ہے، اس دِن کہ سُورج ایک مِیل کے فاصلے پر ہو گا اور اُس کا منہ ہماری طرف ہو گا، آج مٹی کی زمین ہے مگر گرمیوں میں زمین پر پاؤں نہیں رکھا جاتا، اُس دِن زمین تانبے کی ہو گی، سُورج اتنا قریب ہو گا تو اُس وقت تپش اور گرمی کا حال کون بیان کر سکتا ہے؟ ہائے ہائے! دماغ کھولتے ہوں گے، اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ 70 گز زمین میں جذب ہو جائے گا، پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اُوپر چڑھے گا، کسی کے ٹخنوں تک ہو گا، کسی کے گھٹنوں تک، کسی کی کمر تک، کسی کے سینے تک، کسی کے گلے تک اور کافر کے تو منہ تک چڑھ جائے گا، جس میں وہ ڈُبکیاں کھائے گا، پھر اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہو گی الامان والحفیظ! زبان سُوکھ کر کانٹا ہو جائے گی، بعض لوگوں کی زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی، دِل اُبل کر گلے کو آجائیں گے، ہر کوئی اپنے گُناہوں کے مطابق تکلیف میں مبتلا ہو گا۔[1] یہ حساب کا دِن ہے، یہ عَدل وانصاف کا دِن ہے، آہ! صد کروڑ آہ! ساری زِندگی کے اَعْمال نامے ہاتھوں میں تھما دیئے جائیں گے، نیکیوں اور گناہوں کا وَزن کیا جائے گا، پھر وہ بال سے باریک، تلوار کی دھار سے تیز، جہنّم کی پُشت پر رکھا ہوا پُل، جسے پُل صِراط کہا جاتا ہے، اس پر سے گزرنا ہو گا، نیک لوگ بجلی کی تیزی کی طرح گزر جائیں گے مگر آہ! گنہگار، جہنّم کے حق دار گھسٹتے،

---

1 ... بہار شریعت، جلد:1، صفحہ:132 تا 134، حصہ:1۔

لڑکھڑاتے، کٹ کٹ کر جہنّم میں گِر رہے ہوں گے۔[1] نہ جانے اُس دِن ہمارا کیا حال ہو گا؟ ہم جہنمیوں کی صَف میں ہوں گے یا اَہلِ جنَّت کے ساتھ کھڑے ہوں گے؟ پتا نہیں سلامتی کے ساتھ پُل صراط سے گزر ہو سکے گا یا نہیں ہو پائے گا۔

اس کڑی دھوپ کو کیوں کر جھیلیں | شعلہ زَن نار ہے، کیا ہونا ہے؟
راہ تو تیغ پر اور تلووں کو | گلۂ خار ہے، کیا ہونا ہے؟
بیچ میں آگ کا دریا حائل | قَصد اُس پار ہے، کیا ہونا ہے؟
منہ دکھانے کا نہیں اور سحر | عام دربار ہے، کیا ہونا ہے؟
اُن کو رحم آئے تو آئے ورنہ | وہ کڑی مار ہے، کیا ہونا ہے؟[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

اے جنت کے طلب گار پیارے اسلامی بھائیو! خُدا کی قسم! قیامت کا دِن سخت ہولناک دِن ہے۔ بڑے بڑے اَولیائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اس دِن کی ہولناکی اور اللہ پاک کی بے نیازی کو دیکھ کر تھر تھراتے، خوف سے کانپتے اور روتے ہی رہا کرتے تھے۔

حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه پاکپتن شریف والے، جن کے دربارِ پُر انوار کے قریب لگے ہوئے ایک دروازے کو جنتی دروازہ کہا جاتا ہے، بزرگوں کی دُعا ہے کہ جو اس دروازے سے گزر جائے اللہ پاک اسے نیک اَعْمَال کی توفیق عطا فرمائے گا اور اپنے کرم سے جنّت میں داخِلہ نصیب فرمائے گا، آیئے! خواجہ فریدُ الدِّین گنج شکر رَحْمَةُ

---

1 ...بہار شریعت، جلد:1، صفحہ:147، حصہ:1 بتغیر قلیل۔
2 ...حدائق بخشش، صفحہ:168-169۔

اللہِ عَلَیْہ کی زبانی خوفِ خُدا کا رِقَّت انگیز بیان سنتے اور عبرت حاصِل کرتے ہیں، چنانچہ

ایک دِن خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خوفِ خُدا کے موضوع پر بیان کرتے ہوئے فرمایا: ایک بزرگ خوفِ خدا سے **40** سال تک روتے رہے، جب انہیں موت یاد آتی تو درخت کے پتّوں کی طرح کانپتے اور بار بار بے ہوش ہو کر گر جاتے، جب ہوش آتا تو یہ آیت پڑھتے:

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ﴿۱۴﴾ (پارہ30، سورۃ الانفطار:13-14)	ترجمۂ کنزالایمان: بے شک نکوکار ضرور چین میں ہیں اور بے شک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں۔

اور فرمایا کرتے: آہ! مجھے معلوم نہیں کہ قیامت کے دِن اِن 2 گروہوں میں میرا شُمار کن میں ہو گا۔

خواجہ فرید رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا: اے درویش! انبیا کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اَوْلیا خوفِ خُدا سے اسی طرح پگھلتے آئے ہیں جیسے سونا آگ میں پگھل جاتا ہے، [1] ایک بزرگ جن کا نام عبد اللہ خفیف رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تھا، آپ **40** سال تک خوفِ خدا سے ایسے روئے کہ رُخسار مُبارک میں گڑھے پڑ گئے، جب آپ قیامت اور قبر کے متعلق بیان کرتے تو درخت کے پتّوں کی طرح کانپتے اور بے ہوش ہو کر گر پڑتے، پھر مچھلی کی طرح تڑپتے، جب ہوش آتا تو اُٹھ کر یہ آیت پڑھتے:

فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَ فَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ ﴿۷﴾ (پارہ25، سورۃ الشوریٰ:7)	ترجمہ کنز الایمان: ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں۔

---

1 … اسرار الاولیاء، صفحہ: 66 ملتقطاً۔

پھر زار و قطار روتے اور فرماتے: معلوم نہیں میں کس گروہ میں ہوں گا، آخری عمر تک حضرت عبد اللہ خفیف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یہی حالت رہی۔

شیخ الاسلام خواجہ فرید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے بیان کا سلسلہ آگے بڑھاتے ہوئے مزید فرمایا: امام اعظم کُوفی (یعنی امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) 30 سال تک بستر پر نہ لیٹے، آپ خوفِ خدا کے سبب بے ہوش ہو جایا کرتے اور ایک دِن، ایک رات بلکہ اس سے بھی زیادہ بے ہوش رہتے، جب حالت سنبھلتی تو خود کو ڈانٹتے ہوئے فرماتے: اے نفس! تُو نے کوئی ایسی نیکی نہیں کی جو بارگاہِ الٰہی کے شایانِ شان ہو، جس کے سبب قیامت کے دِن تجھے رہائی نصیب ہو۔ اے نفس! تُو دُنیا و آخرت میں بے بس رہے گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ قرآنِ کریم کی تِلاوت کرتے کرتے جب عذاب والی آیت پر پہنچتے تو کتنا کتنا عرصہ حیرت زدہ رہتے اور فرماتے: بڑے ہی تعجب کی بات ہو گی اگر ابو حنیفہ قیامت کے دِن نجات پا جائے۔

شیخ الاسلام خواجہ فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایسا رقت انگیز بیان کرتے کرتے خوفِ خدا کے غلبہ سے خود بھی غَش کھا کر مُصَلّٰے پر ِگر پڑے اور ایک دِن، ایک رات مسلسل بے ہوش رہے، جب ہوش آیا تو فرمایا: حضرت عبد اللہ تستری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 40 سال تک لگاتار روتے رہے، اس عرصے میں کسی نے آپ کو رونے سے خالی نہ دیکھا، آپ سے پوچھا گیا: حُضُور! آپ کو کبھی رونے سے خالی نہ دیکھا گیا، اتنا رونے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اے عزیزو! جب قیامت کا ہولناک دِن یاد آتا ہے... آہ! وہ دِن جب والدین اَوْلاد کی پرواہ نہ کریں گے، باپ بیٹے سے، بیٹا باپ سے بھاگے گا، بھائی بھائی کے کام نہ آئے گا، جب یہ منظر یاد آتے ہیں تو پھر ہنسی نہیں آتی، جس کے سامنے ایسا دِن آنا ہو اور جسے اپنا

انجام بھی معلوم نہ ہو تو اسے ہنسی کیسے آسکتی ہے، اس کا رونا کیسے تھم سکتا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! یہ اولیائے کرام ہیں، ان کے دِن رات نیکیوں میں گزرا کرتے تھے، یہ ہر وقت جنت میں لے جانے والے اعمال میں مَصْرُوف رہا کرتے تھے، ان کی نیت سچی تھی، یہ اخلاص والے تھے، یہ ریاکاریوں سے بچنے والے تھے، یہ خود پسندی، تکبر، حسد سے بچنے والے، گناہ تو گناہ، اخلاقاً ناپسندیدہ باتوں اور جائِز فضولیات سے بھی بچنے والے تھے اور ایک ہم ہیں، نہ قبر کا خوف، نہ قیامت کی فکر، گُناہ میں ڈُوبے ہوئے، نیکی نام کو نہیں اس پر مزید یہ کہ نہ ندامت ہے، نہ احساس، بَس غفلت... غفلت اور غفلت!

راہ پُر خار ہے، کیا ہونا ہے؟	پاؤں افگار ہے، کیا ہونا ہے؟
دِل کہ تیمار ہمارا کرتا	آپ بیمار ہے، کیا ہونا ہے؟[2]

یعنی دِل میں احساس آجاتا، دِل خوف سے کانپ جاتا تو شاید گُناہوں کی بیماری سے جان چھوٹ جاتی مگر کیا کریں دِل تو خود ہی بیمار ہے، کیا ہونا ہے؟

اے عاشقانِ رسول! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے یہ طویل کلام لکھا:

راہ پُر خار ہے، کیا ہونا ہے؟	پاؤں افگار ہے، کیا ہونا ہے؟

اس میں نزع کی، قبر کی، قیامت کی اور پُل صراط کی منظر کشی کر کے ہم گنہگاروں کو جھنجھوڑتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ غافلو! سوچو! اگر زندگی یوں ہی گناہوں میں گزرتی رہی، اللہ پاک ناراض ہو گیا، اس کے پیارے حبیب، دلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رُوٹھ گئے تو کیا ہونا ہے؟ پھر آخر میں ڈھارس بندھاتے، گُناہ چھوڑ کر نیکیوں کی جانِب پلٹ آنے

---

1 ...اسرار الاولیاء، صفحہ:67۔
2 ...حدائق بخشش، صفحہ:166۔

اور جتنی سانسیں باقی ہیں، ان میں اللہ پاک کو منانے، اسے راضی کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

کیوں رضا کُڑھتے ہو، ہنستے اُٹھو | جب وہ غفار ہے، کیا ہونا ہے؟[1]

سُبْحٰنَ الله! سُبْحٰنَ الله! **اے عاشقانِ رسول!** خوش ہو جائیے! الحمد للہ! ہمارا پیارا اللہ پاک بہت مہربان، نہایت رحم فرمانے والا، بہت توبہ قبول فرمانے والا، سَتّار و غَفّار ہے اور اس پر مزید مہربانی یہ کہ اُس نے ہم گنہگاروں کو جن آقا و مولیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی غلامی میں دیا ہے، انہیں بھی رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن بنا کر بھیجا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارا اللہ پاک بے حد مہربان ہے، اسی لئے تو اس نے اپنے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے صدقے میں آج کی یہ بابرکت رات عنایت فرمائی ہے، آج کی یہ رات لَیْلَةُ الْمُبَارَکَة (برکت والی رات) ہے۔ آج کی یہ رات لَیْلَةُ الْبَرَاءَة (نجات کی رات) ہے، آج کی یہ رات لَیْلَةُ الرَّحْمَة (رحمت کی رات) ہے۔ آج کی یہ رات لَیْلَةُ التَّکْفِیْر (گُناہ مٹائے جانے کی رات) ہے، آج کی یہ رات لَیْلَةُ الْاِجَابَةِ (دُعائیں قبول ہونے کی رات) ہے، آج کی یہ رات لَیْلَةُ الشَّفَاعَةِ (شفاعت کی رات) ہے، آج کی یہ رات لَیْلَةُ الْغُفْرَان (مغفرت کی رات) ہے اور آج کی یہ رات فرشتوں کی عِید کی رات ہے۔ امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: جیسے مسلمانوں کے لئے 2 عیدیں ہیں، ایسی ہی فرشتوں کے لئے 2 راتیں عید کی ہیں، ایک شَبِ بَرَاءَت (یعنی آج کی رات) اور ایک شَبِ قدر (جو رمضان المبارک میں ہوتی ہے)۔[2]

1 ...حدائق بخشش، صفحہ: 170۔
2 ...مکاشفۃ القلوب، صفحہ: 303۔

جنتی صحابی، حضرت اُبَیّ بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، شَبِ بَرَاءَت (یعنی آج کی رات) جبریل امین عَلَیْہِ السَّلام رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضِر ہوئے اور عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ وہ رات ہے جس میں آسمان اور رَحمت کے 300 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

پھر رات کے چوتھے حصے میں حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام حاضِر ہوئے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنا سَر مبارک اُٹھایئے! نبیِ رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سَر مُبارک اُٹھا کر دیکھا تو آسمان کی طرف رحمت کے دروازے کھلے ہوئے تھے، ہر دروازے پر ایک فرشتہ تھا، پہلے دروازے کا فرشتہ کہہ رہا تھا: اُسے مبارک ہو جو آج رات عِبادت کرے، دوسرے دروازے کا فرشتہ پُکار رہا تھا: اُسے مبارک ہو جو آج رات سجدہ کرے، تیسرے دروازے کا فرشتہ آواز لگا رہا تھا: اسے مبارک ہو جو آج رات رکوع کرے، چوتھے دروازے کا فرشتہ صدا لگا رہا تھا: اسے مبارک ہو جو آج رات اپنے رَبِّ کریم سے دُعا مانگے، پانچویں دروازے کا فرشتہ کہہ رہا تھا: اسے مبارک ہو جو آج رات اللہ پاک سے مُناجات کرے، چھٹے دروازے کا فرشتہ کہہ رہا تھا: آج کی رات مسلمانوں کو مُبارک ہو، ساتویں دروازے کا فرشتہ کہہ رہا تھا: اللہ پاک کو ایک ماننے والوں کو مبارک ہو، آٹھویں دروازے پر فرشتہ صدا لگا رہا تھا: ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے، نَویں دروازے کا فرشتہ صدا لگا رہا تھا: ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ اُس کی مغفرت کر دی جائے؟ دسویں دروازے پر فرشتہ پُکار رہا تھا: ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اُس کی دُعا قبول کر لی جائے۔

یہ رَحمت بھرے مناظر دیکھ کر سرکارِ عالی وقار، ہم بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے جبریل! یہ دروازے کب تک کھلے رہتے ہیں؟ عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فجر طُلوع ہونے تک۔ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: آج کی رات بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے، اسی رات لوگوں کے سال بھر کے اعمال (آسمانوں کی جانِب) بلند کئے جاتے ہیں اور اسی رات رِزْق تقسیم ہوتا ہے۔[1]

شَبِ براءَت میں ملتی ہے مومنوں کو نجات	عجیب نور میں ڈھلتے ہوئے ملے لمحات
نویدِ جنّت و فردوس سب کو ملتی ہے	خدا کے فضل سے ٹلتی ہیں دُنیوی آفات

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آج توبہ کی رات ہے، ہماری زِندگی میں کتنی بار شَبِ بَرَاءَت گزری، ہر سال ہم بیانات سُنتے ہیں، نیک بن جانے کی نیت و اِرادے کرتے ہیں مگر آہ! دُنیوی کاموں میں مَصرُوف ہو کر اپنے ارادوں میں ناکام ہو جاتے ہیں، اللہ پاک کا کتنا بڑا اِحسان ہے کہ اُس نے زِندگی میں ایک بار پھر ہمیں یہ مبارک رات عطا فرمادی ہے، آیئے! آج پکّی، سچی توبہ کرتے ہیں، حدیثِ پاک میں ہے: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ گُناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گُناہ کیا ہی نہیں۔[2]

توبہ کرنے والے سے اللہ پاک کتنا راضی ہوتا ہے، اس کو رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مثال کے ذریعے بیان فرمایا، چنانچہ حدیثِ پاک کا خُلاصہ ہے کہ

1 ... تاریخ اِبنِ عساکر، جلد: 51، صفحہ: 72-73۔
2 ... ابن ماجہ، کتابُ الزُّہد، باب: ذِکْرُ التَّوبہ، صفحہ: 689، حدیث: 4250`x۔

بالفرض کوئی شخص جنگل میں سَفَر کر رہا ہو، اچانک اُس کی سُواری کہیں گُم ہو جائے، اس کا کھانا، پانی وغیرہ بھی اسی سُواری پر ہو، اب وہ سُواری تلاش کرنے لگے، ڈھونڈتا رہے، ڈھونڈتا رہے مگر سُواری نہ ملے، آخر تھک ہار کر ایک درخت کے سائے میں لیٹ جائے، اسی حالت میں اچانک اُس کی سُواری اُس کے پاس خود ہی آجائے تو اب وہ کتنا خوش ہو گا...؟ ہمارے آقا و مولیٰ، **مُحَمَّد** مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اللہ پاک اس بندے سے بھی زیادہ توبہ کرنے والے سے راضی ہوتا ہے۔[1]

اللہ پاک ہم سب کو سچی پکی توبہ کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں نیکیوں والی لمبی زندگی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

نبی کا تجھ کو صدقہ میں سُدھرنا چاہتا ہوں اب | الٰہی! رحم فرما میں سُدھرنا چاہتا ہوں اب

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی قافلہ

پیارے اسلامی بھائیو! توبہ کرنے، تَوبہ پر استقامت پانے اور سُدھر کر نیکیوں والی زِندگی بسر کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے! اِنْ شَآءَ اللہ! اس کی برکت سے نیک نمازی بننے، دِل میں عشقِ مصطفےٰ بڑھانے، سُنتوں پر عمل کا جذبہ بڑھانے، گُناہوں سے بچنے، ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں دِین کا کام کرنے، گھر گھر، گلی گلی سُنّتوں کا ڈنکا بجانے کے لئے ہر دم مَصرُوفِ عمل ہے، آپ بھی اس نیک کام میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے، 12 دینی کاموں میں عملاً حِصّہ لیجئے اور نیکی کی دَعْوَت عام کر کے

1... مسلم، کتابُ التَّوبہ، صفحہ: 1053، حدیث: 2747۔

خوب خوب ثوابِ آخرت کے حق دار بنئے۔12 دینی کاموں میں سے ماہانہ ایک دِینی کام ہے: **مدنی قافلہ**۔ مدنی قافلہ ایسا پیارا دینی کام ہے کہ اس کے ذریعے نیکی کی دعوت عام ہوتی ہے، قرآن وسُنّت کا پیغام عام ہوتا ہے ، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح میں بہترین مُعاونت ملتی ہے۔ مدنی قافلے ہی کے ذریعے سے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کا پیغام دُنیا بھر میں پھیلا ہے اور یہ سفر جاری ہے۔

مارشل آرٹ کے ماہِر کی توبہ

فیصل آباد کے ایک اسلامی کے بیان کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آنے سے پہلے میرا کِردار بگڑا ہوا تھا، جھوٹ، غیبت، چغلی جیسے گُناہ میرے نوکِ زبان پر رہتے، بدنگاہی میرے روز کے معمولات میں شامِل تھی، میں نے مارشل آرٹ سیکھا ہوا تھا، اس کے بَل پر لوگوں سے خوامخواہ جھگڑا مول لیتا، ہر نیا فیشن اپناتا، آہ! نمازوں سے اتنا دُور تھا کہ مجھے پانچ نمازوں کی رکعتوں کی تعداد بھی معلوم نہیں تھی، آخر میری قسمت کا ستارہ چمکا، ایک دِن ایک پُرانے دوست سے میری ملاقات ہوگئی، وہ اب دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو چکے تھے، انہوں نے مجھے مدنی قافلے میں سَفَر کی دعوت دی، میں دوست کی بات کو ٹال نہ سکا اور ہاتھوں ہاتھ 3 دِن کے مدنی قافلے کا مُسافِر بن گیا، مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے مجھے مقصدِ حیات معلوم ہوا تو اپنے گُناہوں پر ندامت ہونے لگی، میری آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ گیا، دِل کی کیفیت تبدیل ہونے لگی، میں جب بھی بیان سنتا میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے، مدنی قافلے سے واپسی کے چند دِن بعد مجھے امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس

عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کی زیارت ہوئی، دیکھتے ہی ان کی محبت میرے دِل میں گھر کرگئی، میں ہاتھوں ہاتھ آپ کا مرید ہو کر عطاری بَن گیا، تمام گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو کر زِندگی گزارنے لگا۔[1]

رب کے در پر جھکیں، التجائیں کریں | بابِ رحمت کھلیں، قافلے میں چلو
بے عمل با عمل بَن گئے خاص کر | آپ بھی دیکھ لیں، قافلے میں چلو
کر سفَر آئیں گے، تو سُدھر جائیں گے | اب نہ سُستی کریں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

"القرآن الکریم" ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! آج کل مسلمانوں کی بڑی تعداد ہے جو اینڈرائڈ (Android) یا آئی فون استعمال کرتے ہیں۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی ہمیں موبائل کے ذریعے بھی نیکیاں کمانے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی گئی ہے، جس کا نام ہے: *Al Quran al kareem* (القرآن الکریم)۔ یہ ایپلی کیشن *Android* اور *IOS* دونوں طرح کی ڈیوائسز سے ڈاؤن لوڈ کر کے بآسانی استعمال کی جاسکتی ہے، اس موبائل ایپلی کیشن میں ✵- مکمل قرآنِ پاک پڑھنے اور مختلف قاریوں کی آواز میں سننے کی سہولت موجود ہے۔ ✵-اس کے ساتھ ساتھ کسی مخصوص سورت یا آیت کو *Bookmark* بھی کیا جا سکتا ہے یعنی بار بار پڑھنے والی سورت یا آیت کو *Bookmark* کی بدولت بآسانی پڑھا جاسکتا ہے۔

پہلی فرصت میں ہی یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی قرآنِ

1 ... عجیب الخلقت بچی، صفحہ: 3۔

کریم کی تلاوت کیجئے اور دوسروں کو بھی قرآنِ پاک پڑھنے، سننے کی ترغیب دلایئے۔

یہی ہے آرزو تعلیم قرآں عام ہو جائے | ہر اِک پرچم سے اُونچا پرچم اسلام ہو جائے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

مسلمان کی قبر پر جانا سُنّت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! شَبِ بَرَاءَت کو قبرستان کی حاضری مسلمانوں کا معمول ہے، لہٰذا بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے قبرستان جانے کے آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ آیئے! پہلے فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں: اِبْنِ ماجہ کی حدیث شریف ہے: اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ ، فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا ، وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ. یعنی میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب زیارتِ قبور کر لیا کرو کہ بے شک قبریں دیکھنا دُنیا سے بے رغبت کرتا اور آخرت کی یاد دلاتا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! ❁ مسلمان کی قبر پر جانا سُنّتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے اور اولیائے کرام و شُہَدائے عظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے مزارات پر حاضری سعادت ہی سعادت اور انہیں ایصالِ ثواب مَندُوب (یعنی پسندیدہ) و کارِ ثواب ہے۔[2] ❁ قبرستان میں اس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو، اس کے بعد حدیثِ پاک میں بیان کئے گئے طریقے کے مطابق یُوں سلام کرے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ یعنی اے قبر والو! تم پر سلام ہو، اللہ

---

1 ... ابن ماجہ، کتاب: جنائز، صفحہ: 234، حدیث: 1443۔

2 ... فتاویٰ رضویہ، جلد: 9، صفحہ: 532۔

پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔[1] ❁ قبرستان میں داخل ہو کر یہ دُعا پڑھی جائے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ بِكَ مُؤْمِنَةٌ اَدْخِلْ عَلَیْھَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِكَ وَسَلَامًا مِّنِّیْ۔ (ترجمہ: اے اللہ! اے گل جانے والے جسموں اور بوسیدہ ہڈیوں کے ربّ! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رخصت ہوئے تو اُن پر اپنی رحمت فرما اور ان کو میرا اسلام پہنچا دے۔)

شَرْحُ الصُّدُوْر میں ہے جو بندہ قبرستان میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھے، تو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر دُعا پڑھنے کے وقت تک جتنے مسلمان فوت ہوئے سب دُعا پڑھنے والے کے لئے دُعائے مغفرت کریں گے۔[2] ❁ اگر قبر کے پاس بیٹھنا چاہیں تو صاحبِ قبر کے مرتبے کا لحاظ کرتے ہوئے باادب بیٹھ جایئے ❁ قبروں کی زیارت کے لئے یہ 4 دن بہتر ہیں: پیر، جمعرات، جمعہ، ہفتہ[3] ❁ جمعہ کے دن بعدِ نمازِ صُبح زیارتِ قُبُور افضل ہے[4] ❁ رات کو تنہا قبرستان نہ جانا چاہیے[5] ❁ بابرکت راتوں خصوصاً شبِ بَراءت میں زیارتِ قُبُور افضل ہے[6] ❁ اِسی طرح بابرکت دِنوں مثلاً عید الفطر، بقر عید، 10 محرم، ذُوالحجہ کے ابتدائی 10 دنوں میں بھی زیارتِ قُبُور افضل ہے[7] ❁ قبر کے اوپر "اگر بتّی" نہ جلائی جائے اِس میں بے ادبی اور بد فالی ہے۔ ہاں! اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لئے (لگانا چاہیں

---

1 ... ترمذی، کتاب: جنائز، صفحہ: 275 حدیث 1055۔
2 ... شَرْحُ الصُّدُور، صفحہ: 226۔
3 ... فتاوی عالمگیری، جلد: 5 صفحہ: 350۔
4 ... فتاوی رضویہ، جلد: 9، صفحہ: 523۔
5 ... فتاوی رضویہ، جلد: 9، صفحہ: 523۔
6 ... فتاوی عالمگیری، جلد: 5 صفحہ: 350۔
7 ... فتاوی عالمگیری، جلد: 5 صفحہ: 350۔

تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے[1] ❁ قَبْر پر چَراغ یا جلتی موم بتّی وغیرہ نہ رکھے، ہاں اگر آپ کے پاس "چارجر" ٹارچ یا ٹارچ والا موبائل فون نہ ہو، گورنمنٹ کی بتیاں بھی نہ ہوں یا بند ہوں اور رات کے اندھیرے میں راہ چلنے یا دیکھ کر تِلاوت کرنے کے لیے روشنی مقصود ہو تو قَبْر کے ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں، جبکہ وہ خالی جگہ ایسی نہ ہو کہ جہاں پہلے قَبْر تھی اب مِٹ چکی ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... فتاوی رضویہ، جلد:9 صفحہ:525-482 ملخصاً۔
2 ... قبر والوں کی 25 حکایات، صفحہ:45۔